اُردو زبان و ادب پر قرآن مجید کے اثرات

اظہر حسن صدیقی

یوں تو تمام ہی مذہبی کتابوں اور آسمانی صحیفوں کا متعلقہ زبانوں پر اثر انداز ہونا لازمی بات ہے مگر جس طرح قرآن مجید کا گہرا اثر ان زبانوں پر ہوا ہے جو مسلم معاشروں کی زبانیں ہیں۔ وہ شاید سب سے مختلف ہے یہ اثر ان زبانوں پر نئے تصورات نئے الفاظ، نئی ترکیب، نئی بندشوں اور محاوروں، نئی تشبیہات اور استعاروں کی صورت میں ہر زبان میں واضح طور پر نظر آتا ہے اور قرآن کی گہری چھاپ صاف نظر آتی ہے اس کی وجوہات کئی ہیں۔ سب سے بڑی وجہ تو یہ ہے کہ آسمانی کتب میں یہ وہ واحد کتاب ہے جس کا ہر لفظ جوں کا توں اپنی اصلی حالت میں ہے جب کہ دیگر مذہبی کتابیں تورات، انجیل، زبور وغیرہ آج اپنی اصلی حالت میں نہیں ہیں بلکہ وہ اصل زبانوں میں پڑھی بھی نہیں جاتیں اور ان کے متعلق یہ دعویٰ نہیں کیا جا سکتا ہے کہ ان کا ایک ایک لفظ کلام پاک کی طرح لوح محفوظ میں ہے اور اس کی حفاظت کا وعدہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے خود کیا ہے۔ ایک اور وجہ غالباً کتاب کا عربی زبان میں ہونا بھی ہے۔ عربی آج بھی ایک زندہ زبان ہے جو لکھی پڑھی اور بولی جاتی ہے جب کہ وہ زبانیں جن میں یہ کتابیں نازل ہوئی تھیں کافی حد تک معدوم ہو چکی ہیں۔ مثلاً عبرانی وغیرہ اور چونکہ ترجموں کے ساتھ اصل عبارت نہیں لکھی گئی یا محفوظ نہیں کی گئی اس لیے ترجمہ در ترجمہ کی وجہ سے معنی و مطلب بدلتے گئے۔ قرآن کریم کے تحفظ کی ایک بڑی وجہ حفظ قرآن کا ادارہ ہے۔ اس سے پہلے یا اس کے بعد بھی دوسرے مذاہب میں ان کی مذہبی کتابوں کو حفظ کرنے کا یہ طریقہ نہیں ہے۔ قرآن مجید سے پہلے تاریخ میں یہ کبھی پڑھنے میں نہیں آیا کہ کسی قوم یا فرد نے اپنی مذہبی کتابوں کو زبانی یاد رکھا ہو اور اتنی بڑی تعداد نے یاد رکھا ہو کہ اس میں تحریف یا تبدیلی کا قطعی امکان نہ رہا ہو۔ یہ بات بذاتِ خود ایک معجزہ ہے۔ اس معجزے کی اساس اللہ تعالیٰ کا وعدۂ تحفظ ہے،

وعدہ نہیں بلکہ اعلان۔ اہم تر بات یہ ہے کہ قرآنِ حکیم آج بھی انفرادی سطح پر مسلمانوں کے لیے کتابِ ہدایت ہے اور اب اجتماعی سطح پر بھی اس کی تعلیمات کو نافذ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے یوں تو غیر عرب معاشروں میں بھی قرآن حکیم کی تعلیم او رتفہیم کے لیے عربی کی تدریس عام ہے۔ جہاں تک مختلف زبانوں اور ان کے ادب پر قرآن مجید کے اثرات کا تعلق ہے تو اس ضمن میں یہ عرض کیا جا سکتا ہے کہ مسلمان جہاں بھی ہیں اور جو زبان بھی بولتے لکھتے اور پڑھتے ہیں ان سب پر کلام اللہ کا اثر ہونا تو لازمی بات ہے یہ دوسری بات ہے کہ کسی زبان پر کم اثر ہوا ہے اور کسی زبان پر زیادہ۔ جو زبانیں عربی رسم الخط میں لکھی جاتی ہیں مثلاً اردو، فارسی، سندھی، پشتو وغیرہ ان پر زیادہ اثر ہونا لازمی بات ہے اور یہ اثر بیّن طور پر نمایاں ہے بہ نسبت ان زبانوں کے جن کے رسم الخط رومن، سنسکرت یا دیگر کوئی اور رہے ہوں۔

قرآن مجید اور مسلمانوں کا تعلق ابدی ہے۔ کسی مسلمان کے متعلق یہ سوچا بھی نہیں جا سکتا کہ اسے کلام پاک کا کچھ نہ کچھ حصّہ یاد نہ ہو یا اس نے کلام پاک کی کبھی تلاوت نہ کی ہو۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اسے قرآن مجید کی آیتوں، الفاظ اور نفسِ مضمون کے کچھ نہ کچھ حصّے کا علم ضروری ہوتا ہے۔ اس طرح قرآن کے الفاظ برابر اس کے ذہن نشین ہوتے رہتے ہیں اور یہ سلسلہ ہر مسلمان کے لیے پیدائش سے لے کر موت تک جاری و ساری رہتا ہے یہی وجہ ہے کہ اُردو ادب اور اُردو زبان کا ایک بڑا حصّہ قرآن پاک سے متعلق ہے۔ اس کے علاوہ برِصغیر کے مسلمانوں کے کلچر اور رسم و رواج میں بھی مذہب کا بڑا عمل دخل ہے جس کی وجہ سے کلام پاک کی آیات اور الفاظ برابر دہرائے جاتے رہتے ہیں۔

بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے ایک کان میں اذان دی جاتی ہے اور دوسرے میں اقامت۔ سات دن کا ہوتا ہے تو عقیقہ کرایا جاتا ہے۔ بولنے کے قابل ہوتا ہے تو اسے کلمہ یاد کرایا جاتا ہے بڑوں چھوٹوں کو سلام کرنا سکھایا جاتا ہے۔ پڑھنے لکھنے کی عمر آتی ہے تو رسم بسم اللہ (رسمِ اقرار) ہوتی ہے۔ نماز یاد کرائی جاتی ہے۔ کھانے پینے کے آداب سکھلائے جاتے ہیں جن میں بسم اللہ، الحمد للہ، جزاک اللہ وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ مسلمان گھرانوں میں تعلیم کی ابتدا ہی کلام مجید سے ہوتی ہے۔ شادی کا وقت آتا ہے تو منگنی، نکاح، میلاد ہر موقع پر کلام مجید کے کسی نہ کسی حصّے یا الفاظ کا ادا کیا جانا ضروری خیال کیا جاتا ہے۔ طلاق، خلع، عدّت وغیرہ بھی قرآن مجید ہی کے

الفاظ ہیں۔ بیماری، آزادی، پریشانی کے موقعوں پر بھی قرآنی آیات تلاوت کی جاتی ہیں اور پھر وفات کے وقت اور بعد میں بھی نماز جنازہ، سوئم، دسواں، بیسواں، چہلم، برسی وغیرہ پر بھی قرآن مجید کے کسی نہ کسی حصّے کا پڑھا جانا لازمی بات ہے۔ قبروں اور مزاروں پر بھی جو کتبے یا لوح مزار نصب کیے جاتے ہیں ان میں بھی قرآنی آیات بکثرت استعمال کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ گھروں پر لکھے جانے والے کتبوں میں بھی قرآنی آیات بکثرت استعمال کی جاتی ہیں خاص طور پر ھٰذا مِن فضلِ ربّی یہ سب ایسے موقعے اور واقعات ہیں کہ ان میں کسی نہ کسی طرح کلامِ پاک کے کسی نہ کسی حصّے کا دخل ضرور ہوتا ہے اور کوئی نہ کوئی حصّہ یا الفاظ دہرائے جاتے ہیں یا پڑھے جاتے ہیں اگر بغور دیکھا جائے تو سوکر اٹھنے سے لے کر رات کے سونے تک، دن اور رات کا کوئی حصّہ بھی مشکل سے ایسا گزرتا ہوگا کہ جس وقت کلامِ پاک کے کوئی نہ کوئی الفاظ مسلمانوں کے منہ سے ادا نہ ہوتے ہوں یا ان کے کانوں میں نہ پڑتے ہوں حد تو یہ ہے کہ اب تو فلموں کی مہورت بھی رسمِ بسم اللہ کہلاتی ہے اور بسم اللہ سے ہی فلموں کی شوٹنگ شروع ہوتی ہے۔

قرآن مجید میں استعمال ہونے والے الفاظ بکثرت اُردو نثر و نظم میں استعمال ہوئے ہیں جن کی ایک طویل فہرست ہے جو مختلف عنوانات کے تحت پیش کی جا رہی ہے۔ بہت سے موقعوں پر اُردو زبان میں پوری پوری قرآنی آیات یا ان کے ٹکڑے استعمال ہوتے ہیں۔ قرآن مجید کی تراکیب بھی اردو و ادب کا حصّہ بن چکی ہیں۔ ذیل کی آیات اور ان کے حصّے اردو زبان و ادب میں اکثر و بیشتر استعمال ہوتے ہیں۔

ربِّ زِدنی عِلما۔ و تعزّ مَن تشاء و تذل مَن تشاء۔ انّا للہ و انا الیہ راجعون۔ نصرٌ من اللہ و فتحٌ قریب۔ ھٰذا مِن فضل ربی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ لاحول ولا قوۃ الّا باللہ (العلی) العظیم۔ کل نفسٍ ذائقۃ الموت۔ کُن فیکون۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اقرا باسمِ ربک الذی خلق۔ الحمد للہ ربّ العالمین۔ اھدنا الصراط المستقیم۔ فَاعْتَبِرُوا یَآ اُولِی الْاَبْصَار۔ لکُم دینکم وَلیَ دین۔ کل شی .... ھالک الا وجھہ۔ استغفر اللہ۔ لن ترانی۔ کل من علیھا فان۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ حسبنا

اللہ ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر۔ بسم اللہ مجرٖھا ومرسٰہا۔
اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ وما علینا الا البلاغ۔ انّما المؤمنون
اخوۃ۔ واعتصموا بحبلِ اللہِ جمیعًا۔ لَاتَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہ۔ صلّوا
علیہ وسلّموا تسلیمًا۔ یسّرنا القرآن۔ لعنت اللہ علی الکاذبین۔

قرآن۔ اہل بیت۔ قرۃ عین۔ صراط مستقیم۔ تحت الثریٰ۔ لاریب
امر بالمعروف۔ نہی عن المنکر۔ عالم الغیب۔ رب العالمین۔ روح
الامین۔ الحمد للہ۔ بسم اللہ۔ جزاک اللہ۔ رطب ویابس۔ ماشاء اللہ۔
بادی الرائے۔ معاذ اللہ۔ جنت الفردوس۔ دار آخرۃ۔ لہو ولعب۔ خاتم النبیین
دعاء الخیر۔ طوعًا وکرھًا۔ فی سبیل اللہ۔ لوح محفوظ۔ اُسوہ حسنہ۔ قرض
حسنہ۔ شہاب ثاقب۔ نجم الثاقب۔ روح اللہ۔ غیر اللہ۔ صُمٌّ بُکمٌ۔ شرح صدر۔
دارالسلام۔ سبیل اللہ۔ عملِ صالح۔ اولیاء اللہ۔ ولی اللہ۔ رسول اللہ۔ اسماء
الحسنیٰ۔ حج الاکبر۔ مسجد الحرام۔ روح القدس۔ ام الکتاب۔ دین القیم۔
ذی القربیٰ۔ باقیات الصالحات۔ صبر جمیل۔ بُعد المشرقین۔ اولوالعزم۔
سکرات الموت۔ سدرۃ المنتہیٰ۔ شق القمر۔ سراج منیر۔ قلب سلیم۔ شرابًا
طہورا۔ ازواج مطہرات یوم الآخر۔ توبۃ ۔یوم الدین۔ خلق عظیم۔
روح الامین۔ حاش للہ۔ خلق اللہ۔ قرون اولیٰ۔ منّ وسلویٰ۔ نور علیٰ نور۔
شیطان الرجیم۔ نفس مطمئنۃ۔ لیلۃ القدر۔ عین الیقین۔ اصحاب فیل۔
نفس امّارہ۔ دارالسلام۔ رحمت اللہ۔ متاع قلیل۔ مقام محمود۔
اصحابِ کہف۔ قرآن کریم۔ توبۃ النصوح۔ رسول کریم۔ حزب اللہ۔ اولی
الالباب۔ آمنا وصدقنا۔ شعائر اللہ۔ فتح مبین۔ فضل اللہ۔ فطرۃ اللہ۔ قیل
وقال۔ الم نشرح۔ حاشا وکلا۔ بیت المقدس۔ قرطاس ابیض۔ لیت ولعل۔
کماحقہٗ۔ ما بین۔ ماجریٰ (ماجرا)۔ ید طولیٰ۔ وعدہ وعید۔ اسفل السافلین۔
بین بین۔ فسق وفجور۔ لامحالہ۔ قم باذن اللہ۔ کرامًا کاتبین۔ لات ومنات۔

لاحاصل۔ یوم الحساب۔ حدود اللہ۔ قرآن مبین۔ قرآنا عربیًا۔ صوم صلوٰۃ۔ ضرب الامثال۔ اجرِ عظیم۔ طالب و مطلوب۔ بارک اللہ۔ وفات۔

قرآن کریم میں بہت سے ایسے الفاظ بھی استعمال ہوئے ہیں جو اردو میں بھی مستعمل ہیں، مگر اکثر و بیشتر جوڑوں میں لکھے جاتے ہیں مثلاً۔

شک و شبہ۔ شمس و قمر۔ حق و باطل۔ ملجا و ماویٰ۔ فاسق فاجر۔ مال و متاع۔ فتنہ و فساد۔ عذاب و ثواب۔ جن و انس۔ کفر و الحاد۔ صبر و شکر۔ کوثر و تسنیم۔ دنیا و آخرت۔ عدل و احسان عرب و عجم۔ حلال و حرام۔ حیات و ممات۔ سوال و جواب۔ لہو و لعب۔ ظاہر و باطن۔ بحر و بر۔ خوف و طمع۔ موت و حیات۔ خیر و شر۔ عرش و فرش۔ جنت دوزخ۔ کبیر و صغیر۔ شاہد غائب۔ جزا و سزا۔ نور و ظلمت۔ مشرق و مغرب۔ عزت و ذلت۔ منکر نکیر۔ ادنیٰ و اعلیٰ۔ حاضر غائب ضعیف و قوی۔ یاجوج ماجوج۔ مہاجر انصار۔ غیظ و غضب۔ شجر حجر۔ خفی جلی۔ رشد و ہدایت۔

قرآن مجید میں بہت سے ایسے الفاظ بھی ہیں جو لکھے اسی صورت میں جاتے ہیں جس طرح قرآن مجید میں ہیں اور جن کا تلفظ بھی کم و بیش وہی ہے جو اُردو زبان میں مستعمل ہے مگر معنی اُردو اور عربی میں قطعی مختلف ہیں مثلاً خصم اردو میں شوہر کے لیے مستعمل ہے جب کہ عربی میں اس کے معنی دشمن کے ہیں۔ اسی طرح لفظ قالین اُردو میں ایک خاص قسم کے فرش (دری) کے لیے استعمال ہوتا ہے جب کہ عربی میں اس کے معنی بیزار کے ہیں۔ اسی قسم کے چند اور الفاظ جو دونوں زبانوں میں مختلف مفہوم اور معنی میں استعمال ہوتے ہیں، وہ یہ ہیں۔

ابتر (عربی۔ ذلیل۔ دُم کٹا) تنور (زمین کی سطح) اصل اصول (جڑ جڑیں) اوزار (بوجھ) بلا (آزمائش) تحریر (آزاد کرنا) درک (طبقہ، درجہ) خوار (گائے کی آواز) صدری (میرا سینہ) شہر (مہینہ) غزل (سوت کاتنا) مدت (کھینچی جائے گی) رقیب (نگہبان) مزاج (ملاوٹ) غور (پانی کا خشک ہونا) دائرہ (گردش) مقامی (میری جگہ) مخمصہ (سخت بھوک) وزن (قدر و منزلت) تخفیف (ڈرانا) قصور (محل کی جمع) وارد (گھر اردو سولی) زلف (حصّہ) خلال (درمیان) غلام (لڑکا) شوکت (کانٹا) خلا (گذرا۔ اکیلا) سلسلہ (زنجیر آستان زندگی) غلیظ (سخت، شدید) ویسے ادبی زبان میں مندرجہ بالا الفاظ میں سے کئی ایک اپنے عربی مفاہیم میں بھی استعما

ہوئے ہیں مثلاً ع

کیا قیامت ہے کہ کافر کو ملیں حور و قصور (اقبال)

اور اسی طرح مکانوں کے ناموں میں "دار" کا لفظ "دارالغربا" وغیرہ، ویسے 'دار' "بیت" سے کم استعمال ہوتا ہے۔

یونانی طریقۂ علاج برصغیر میں بہت مقبول ہے اور حکمت کے نام سے بھی جانا جاتا ہے اور آج کل طبِ اسلامی کے نام سے موسوم ہے حکیم حضرات تو نسخہ کی ابتدا ہی "ہوالشافی" سے کرتے ہیں بغیر یہ الفاظ لکھے نسخہ ہی نہیں لکھتے۔ طبِ اسلامی یا یونانی دواؤں کے اکثر و بیشتر نام قرآنی الفاظ پر مشتمل ہیں۔ مثلاً ماءاللحم، حبِ کبد وغیرہ۔ اسی طرح بعض بیماریوں کے نام بھی قرآنی الفاظ میں لکھے جاتے ہیں مثلاً استسقاء۔ نزول الماء۔ ضیق النفس۔ ذات الجنب وغیرہ۔ حکیم حضرات اور گھر کے بزرگ دوا پلاتے وقت برکت کے لیے اللہ شافی اللہ کافی ضرور پڑھتے ہیں۔

علماء، فقہا اور دینی تعلیم و تدریس دینے والے حضرات اور مقررین اکثر اپنی تقریروں کی ابتدا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور حمد و ثنا سے کرتے ہیں جن میں قرآن کی آیات اور الفاظ کا استعمال ہونا لازمی بات ہے اور پھر اس کے بعد الفاظ، اما بعد، بھی ضرور ہی استعمال کیے جاتے ہیں۔ جو حضرات تحریر میں طوالت کی وجہ سے پوری بسم اللہ نہیں لکھتے ہیں وہ بطور تخفیف کے ۷۸۶ لکھتے ہیں جو بسم اللہ کے الفاظ کے عدد ہیں۔ اُردو زبان میں لکھی جانے والی نظم و نثر کی اکثر کتابوں کا خاتمہ تمت بالخیر کے الفاظ کے ساتھ ہوتا ہے بلکہ ایک زمانے میں تو کوئی کتاب بھی تمت بالخیر کے بغیر مکمل ہی نہیں ہوتی تھی۔

اردو شاعری میں شعراء نے قرآنی آیات اور قرآنی الفاظ بکثرت استعمال کیے ہیں۔ انکا استعمال تمام اصناف سخن میں بکثرت ملتا ہے۔ کچھ اشعار میں صرف قرآنی الفاظ یا کسی آیت کا ٹکڑا استعمال کیا گیا ہے جیسا کہ علامہ اقبال نے اس شعر میں کہا ہے ؎

آہ اے مردِ مسلماں تجھے کیا یاد نہیں
حرف لا تدع مع اللہ الٰہاً آخر

ید اللہ فوق ایدیھم کلام اللہ میں پڑھتے ہو
خدا کا ہاتھ دستِ پیشوا معلوم ہوتا ہے

بعض شعراء نے قرآنی آیات کا مکمل ترجمہ شعر میں پیش کیا ہے جس طرح الطاف حسین حالی نے اس آیت کا ترجمہ شعر میں کیا ہے۔

اِنَّ اللہ لا یغیر ما بقوم حتّٰی یغیروا ما بانفسھم۔

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی — نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

بہت سے شعراء نے قرآنی آیات کے مفہوم کو اپنے اشعار میں بیان کرنے پر ہی اکتفا کی ہے جیسا کہ علامہ اقبال نے اپنے اس شعر میں اس آیت قرآنی کے مفہوم کو بیان کیا ہے۔

واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ولا تفرقوا۔

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں — موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

بعض اشعار میں صرف قرآنی الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ جیسا کہ علامہ اقبال کے اس شعر سے ظاہر ہے۔

نگاہ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر — وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسین وہی طٰہٰ

قرآن حکیم کی ایک آیت کریمہ ہے۔

اَلیس اللہ بکافٍ عبدہ۔

مولانا ظفر علی خان کا نہایت رواں ترجمہ ملاحظہ ہو۔

"کیا خدا کافی نہیں ہے اپنے بندے کے لیے"

کہیں مفہوم آیات قرآنی کے نہائیت اچھے ترجمے ملتے ہیں۔ مثلاً:

یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ مُتِمُّ نورہ (الصف۸)

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن — پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

مومن کا مشہور مقطع ہے ؎

کیوں سنے حال مومن مضطر — صنم آخر خدا نہیں ہوتا

اس میں قرآن کریم کی اس آیت کا مفہوم ادا کیا گیا ہے۔ امّن یجیب المضطر اذا دعاہ۔

قرآن مجید میں رسول اکرمؐ سے پہلے آنے والے پیغمبروں اور نبیوں کے واقعات اور حالات ان کی اپنی قوموں کے لیے تبلیغ اور ان کے روحانی، اخلاقی اور مادی حالات کو بہتر بنانے کی کوشش

اور بعض قوموں کی نافرمانی اور اس کے عواقب اور نتائج کے بارے میں کافی تفصیل بیان کی گئی ہے تاکہ بعد میں آنے والے لوگ خصوصاً مسلمان اس سے عبرت حاصل کر سکیں اور ان قوموں کی نافرمانی کی وجہ سے جو تباہی اور بربادی ہوئی ہے اس سے سبق حاصل کریں۔ ان واقعات اور حالات پر اُردو ادب میں بھی کافی کتابیں لکھی گئی ہیں اور آئندہ بھی برابر لکھی جاتی رہیں گی۔ پیغمبروں کے ان واقعات اور حالات نے بہت سی تلمیحات، اقوال، محاوروں، ضرب الامثال اور کہاوتوں کو جنم دیا ہے جو کثرت سے اُردو زبان میں مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں بیان کیے جانے والے جن واقعات کا تفصیلی ذکر اردو ادب کی نثر اور نظم کی کتابوں میں بکثرت ملتا ہے اور جن پر ادیبوں اور شاعروں نے طبع آزمائی کی ہے وہ زیادہ تر انبیا علیہم السلام سے متعلق ہیں۔

ان واقعات میں سرفہرست حضرت آدمؑ کا شیطان کے بہکانے پر دانۂ گندم کھا کر جنت سے نکالا جانا۔ حضرت حوّاؑ کی پسلی سے پیدائش، شیطان کا آدم کو سجدہ نہ کرنے پر اور اپنے آپ کو آگ سے بنے ہونے پر بے جا فخر کرنے پر مردود ٹھہرایا جانا اور پھر قیامت تک کی مہلت ملنا۔ اردو شاعری میں ان واقعات پر کثرت سے اشعار ہیں۔ غالب نے بھی اس موضوع پر طبع آزمائی کی ہے۔

؎ نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے

حضرت آدم کی اولاد میں ہابیل اور قابیل کا جھگڑا اور نسل انسانی کا پہلا قتل جس کے متعلق حفیظ جالندھری نے لکھا ہے:

"کہ عورت کے لیے ہابیل نے قابیل کو مارا"

قرآن پاک میں سب سے زیادہ ذکر تمام پیغمبروں میں حضرت موسیٰؑ کا آیا ہے۔ آپ کا کلیم اللہ ہونا اور آپ پر توراۃ کا نازل ہونا۔ بنی اسرائیل کی نافرمانی۔ ان کی فرمائش پر من وسلویٰ ملنا، مسلسل نافرمانی کی وجہ سے عذاب نازل ہونا۔ فرعون اور حضرت موسیٰؑ کا مقابلہ۔ ہامان کا ذکر۔ دریائے نیل کا پھٹ جانا اور فرعون کا اس میں غرق ہو جانا۔ حضرت موسیٰ کو معجزے عطا ہونا، عصا کا سانپ بننا۔ ہاتھ کا سفید ہو جانا۔ جادوگروں سے مقابلہ۔ سامری جادوگر کا بچھڑا بنانا۔ حضرت ہارونؑ کی فصاحت کی وجہ سے ان سے مدد حاصل کرنا۔ کوہ طور پر اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونا اور دیکھنے کی خواہش کرنا اور پھر تجلی کا ظہور اور طور کا جل جانا۔ یہ سب ایسے واقعات ہیں جن پر اُردو نثر و نظم

دونوں میں بہت کچھ لکھا گیا ہے اور جنہوں نے تلمیحات کو بھی جنم دیا ہے۔ مثلاً:

کیا فرض ہے کہ سب کو ملے ایک سا جواب
آؤ نہ ہم بھی سیر کریں کوہِ طور کی

جس پاس عصا ہو اسے موسیٰ نہیں کہتے
ہر ہاتھ کو عاقل یدِ بیضا نہیں کہتے

خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھیے احوال
کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری مل جائے

اے برقِ تجلی کوند ذرا کیا مجھکو بھی موسیٰ سمجھا ہے
میں طور نہیں جو جل جاؤں جو چاہے مقابل آ جائے

حضرت یوسفؑ کے نام سے ایک سورۃ بھی کلام مجید میں موسوم ہے اس میں ان کے حسن و جمال کا ذکر، خواب دیکھنا اور دوسروں کے خواب کی تعبیر بتانا۔ عزیزِ مصر کی بیگم (زلیخا) کا ان پر ڈورے ڈالنا۔ ان کا انکار اور قید ہونا۔ بھائیوں کا مکر و فریب اور پھر قید سے رہائی اور دوبارہ اپنے والد حضرت یعقوبؑ سے ملنا، یہ سب باتیں تفصیل سے بیان کی گئی ہیں "حسنِ یوسفؑ"، "برادرانِ یوسف" کی مثال اردو زبان میں اکثر دی جاتی ہے۔ مثلاً:

بھاگ ان بردہ فروشوں سے کہاں کے بھائی
بیچ ڈالیں گے جو یوسف سا برادر پائیں

یوسف کا جذبِ حسن زلیخا کا جذبِ عشق
آنا پڑا پلٹ کے دوبارہ شباب کو

حضرت یعقوبؑ حضرت یوسفؑ کے والد تھے اور انھیں بہت عزیز رکھتے تھے ان کی جدائی کے غم میں روتے روتے آنکھوں کی بینائی سے محروم ہو گئے تھے قرآن شریف میں اس کا تفصیلی ذکر ہے اور "گریۂ یعقوب" اور "دیدۂ یعقوب" کی مثال دی جاتی ہے۔ حضرت یوسف نے رہائی کے بعد اپنے والد کے لیے اپنی قمیص بھیجی تھی جس کی خوشبو انہیں دور سے آ گئی تھی اور آنکھوں پر ڈالتے ہی بینائی واپس آ گئی۔ غالب نے اس کا ذکر اس طرح کیا ہے ؎

قید میں یعقوبؑ نے لی گو نہ یوسف کی خبر — لیکن آنکھیں روزنِ دیوارِ زنداں ہو گئیں

حضرت ایوبؑ اللہ کے پاک بندے تھے اور صبر و رضا کے پیکر تھے۔ "صبرِ ایوبؑ" ضرب المثل ہے۔ سخت بیمار ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے شفا کی دُعا مانگی جو قبول ہوئی "صبرِ ایوبؑ" اور "گریۂ یعقوبؑ" اردو شاعری میں اشعار کا موضوع رہے ہیں۔ بقول غالب ؎

ہم نے کیا کیا نہ ترے ہجر میں محبوب کیا — صبرِ ایوبؑ کیا گریۂ یعقوبؑ کیا

حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش، ان کا کم سنی میں گفتگو کرنا، بیماروں کا علاج کرنا یعنی مسیحائی روح اللہ کہلانا۔ ان کی نافرمانی، انجیل مقدس کا نازل ہونا۔ حضرت عیسیٰؑ کو سولی دیا جانا اور پھر اللہ تعالیٰ کا ان کو اٹھا لینا، ان تمام واقعات کا ذکر بھی قرآن مجید میں مختلف جگہ پر کیا گیا ہے۔ "سولی چڑھ جانا" بطور محاورے کے بھی استعمال ہوتا ہے۔ اُردو زبان کے اشعار میں کثرت سے ان واقعات کا ذکر ہے۔ مثلاً ؎

ابن مریم ہوا کرے کوئی — مرے دُکھ کی دوا کرے کوئی

منتِ حضرت عیسیٰؑ نہ اٹھائیں گے کبھی — زندگی کے لیے شرمندۂ احساں ہوں گے

حضرت ابراہیمؑ کی بت شکنی اور آزر کا قصہ۔ ان کا خلیل اللہ کہلایا جانا۔ آگ میں پھینکا جانا اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے آگ کا ٹھنڈا ہو جانا۔ نارِ نمرود اور گلزارِ خلیل محاورتاً بھی استعمال ہوتا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کے ہاتھوں خانہ کعبہ کی تعمیر، حضرت اسماعیلؑ کا قربانی کے لیے تیار ہو جانا۔ کعبہ کی تعمیر کے وقت دعا مانگنا۔ یہ تمام باتیں تفصیل سے قرآن کریم میں مرقوم ہیں۔ ایک سورۃ بھی آپ کے نام سے موسوم ہے۔ اُردو شاعری میں جگہ جگہ حضرت ابراہیم کا ذکر موجود ہے۔ مثلاً ؎

آگ ہے اولادِ ابراہیم ہے نمرود ہے — کیا کسی کو پھر کسی کا امتحان مقصود ہے

باغ و بہارِ آتشِ نمرود کو کیا — مشکل کے وقت حامی ہوا تو خلیل کا

حضرت اسماعیلؑ کا باپ کے حکم پر ذبح ہونے کے لیے تیار ہو جانا اور ذبیح اللہ کہلانا۔ یہ واقعہ بھی قرآن مجید میں بیان ہوا ہے۔

حضرت سلیمانؑ کو جانوروں کی زبان سمجھنے کی قدرت عطا ہوئی تھی جنوں اور ہواؤں کو ان کا تابع کیا گیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں علم و دانش سے سرفراز فرمایا تھا ان کی عظمتِ شاہی اور قدرتِ قاہرہ کا

ذکر ملکہ سبا کے ساتھ تفصیل سے قرآن مجید میں بیان کیا گیا ہے۔ ایک سورۃ بھی سبا کے نام سے موسوم ہے

حضرت داؤدؑ پر زبور نازل ہوئی تھی انھیں اللہ تعالیٰ نے خوش الحان بنایا تھا۔ "لحن داؤدی" ضرب المثل ہے۔ لوہا ان کے ہاتھوں میں نرم ہو جاتا تھا۔ یہ معجزہ بھی انہیں عطا ہوا تھا۔

حضرت نوحؑ اور طوفانِ نوحؑ کا ذکر بھی قرآن کریم میں آیا ہے۔ ان کے نام کی ایک سورۃ بھی ہے۔ ان کے بیٹے نے باپ کی نافرمانی کی اور اس کا انجام دردناک ہوا۔

حضرت صالحؑ کو قوم ثمود کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا گیا۔ ان کی اُمت نے بھی نافرمانی کی اونٹنی کو مار دیا۔ زلزلہ آیا اور وہ تباہ ہو گئے۔

حضرت مریم وہ واحد خاتون ہیں جن کا ذکر قرآنِ پاک میں تفصیل سے آیا ہے ان کی پاک دامنی اور نیکی ضرب المثل ہے۔ ایک سورۃ بھی ان کے نام پر ہے۔

حضرت یونس کو مچھلی نے نگل لیا۔ انھوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور رہائی پائی۔ آپ کے نام کی قرآن مجید میں ایک سورۃ بھی ہے۔

حضرت ہُود کو اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا تھا جس نے انھیں بہت ستایا اور اس کے نتیجے میں وہ قوم تباہ ہوئی۔ قرآن مجید میں ایک سورۃ بھی ان کے نام سے ہے۔

حضرت لقمان کی دانائی اور حکمت ضرب المثل ہے اس کا تفصیل سے ذکر سورۃ لقمان میں ہے۔

ان کے علاوہ جن پیغمبروں کا ذکر کلام اللہ میں ہے ان میں حضرت شعیبؑ۔ حضرت زکریاؑ۔ (جن کی دعا اللہ تعالیٰ نے قبول کر کے بڑھاپے میں اولاد عطا کی) حضرت اسحاقؑ۔ حضرت ادریسؑ۔ حضرت الیاسؑ۔ حضرت ذو النونؑ۔ حضرت یسعؑ۔ حضرت ذوالقرنینؑ اور حضرت عزیزؑ شامل ہیں۔

پیغمبروں کے علاوہ جو واقعات اور قصّے قرآن مجید میں بیان ہوئے ہیں اور جن کا ذکر اُردو زبان میں جابجا ملتا ہے ان میں حضرت خضر کا ذکر اصحاب کہف کا قصّہ۔ سدِ سکندری۔ یاجوج ماجوج۔ ہابیل قابیل۔ منکر نکیر۔ ہاروت ماروت۔ ملکہ سبا وغیرہ کے قصّے شامل ہیں۔

اُردو شاعری اور نثر دونوں میں واقعہ معراج کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے اور اس کے متعلق کافی لکھا گیا ہے۔ مثلاً ؎

سبق ملا ہے یہ معراجِ مصطفےٰ سے مجھے — کہ عالمِ بشریت کی زد میں ہے گردوں

اُردو ادب میں شاعروں اور ادیبوں میں قرآنی الفاظ پر مشتمل کتابوں اور شعری مجموعوں کے نام رکھنے کا ایک واضح رجحان پایا جاتا ہے اور یہ سلسلہ عرصہ دراز سے جاری ہے۔ مثال کے طور پر:

توبۃ النصوح (ناول) ڈپٹی نذیر احمد۔ سلسبیل۔ اثر زبیری۔ اقرا۔ صہبا اختر۔ المزمل المدثر سیرت پاک پر ایک نثری کتاب۔ صاحب قوسین نعتیہ مجموعہ۔ ورفعنا لک ذکرک۔ نعتیہ مجموعہ رحماء بینھم۔ سیرت صحابہ کرامؓ۔ صراط مستقیم۔ اسلامیات کی کتاب۔

مختلف سرکاری و نیم سرکاری اور دیگر اداروں میں ان کے امتیازی نشانات کے طور پر قرآنِ کریم کی آیات بطورِ خاص استعمال ہوتی ہیں۔ مثلاً جامعہ کراچی کے امتیازی نشان میں آیت " ربّ زدنی علما " لکھی جاتی ہے۔ ریڈیو پاکستان نے آیت " قولوا للناس حسنا " کو استعمال کیا ہے۔ جب کہ وزارت عدل و انصاف نے " ان اللہ یامر بالعدل و الاحسان " کو اپنے امتیازی نشان کے طور پر اپنایا ہے۔

اردو زبان کی گرامر میں جو الفاظ اور اصطلاحات استعمال ہوتی ہیں — ان میں بھی قرآن کریم میں استعمال ہونے والے الفاظ کافی تعداد میں پائے جاتے ہیں مثال کے طور پر فعل۔ فاعل مفعول حال مستقبل وغیرہ۔

برصغیر میں اکثر و بیشتر مسلمانوں کے نام قرآن شریف میں مستعمل ہونے والے الفاظ سے ہی لیے گئے ہیں جن میں نمایاں اللہ تبارک وتعالیٰ کی صفات ہیں۔

غفور۔ صالح۔ قادر۔ خبیر۔ بصیر۔ رحمان۔ عظیم۔ احد۔ واحد۔ حمید۔ طالب۔ مطلوب۔ وزیر۔ امین۔ شہاب۔ لطیف۔ ذاکر۔ رقیب۔ نعیم۔ قادر۔ غفار۔ ناصر۔ عالم۔ ابرار۔ شاکر۔ شکور۔ محسن۔ مسرور۔ مجید۔ محیط۔ طارق۔ نجم الثاقب۔ قادر۔ اکرم۔ صمد۔ رزاق۔ یقین۔ سلطان۔ ظاہر۔ اکرام۔ اطہر۔ جلال۔ فضل۔ منصور۔ جبار۔ غنی۔ مبشر۔ انصاری۔ حلیم۔ طہیر۔ باقی۔ جمیل۔ حفیظ۔ عزیز۔ حکیم۔ مبین۔ علیم۔ صادق۔ عمر۔ منیر۔ نور۔ سمیع۔ نصیر۔ قمر۔ سبحان۔ مجیب۔ منصور۔ وہاب۔ قدر۔ نذر۔ احسن۔ کامل۔ ستار۔ حنیف۔ بشیر۔ مبارک۔ خالق۔ جمال۔ رفیق۔ محبوب۔ توفیق۔ رحمان۔ احسان۔ طٰہٰ۔ یٰسین۔ حبیب۔ جبار۔ مقدس۔ رحیم۔ خلیل۔ محمود۔ کبریا۔ خالد۔ سکینہ۔ اعجاز۔

رؤف ۔ ودود ۔ عالیہ ۔ راضیہ ۔ عظیم ۔ سراج ۔ ناصر ۔ زکریا ۔ اسماعیلؑ ۔ ہارونؑ ۔ ادریسؑ ۔ شعیبؑ ۔ یعقوبؑ ۔ ابراہیمؑ ۔ اسحاقؑ ۔ یوسفؑ ۔ نوحؑ ۔ سلیم ۔ آفاق ۔ قوی ۔ ضیا ۔ لوط ۔ ذوالکفل ۔ راشد ۔ عاد ۔ ثمود ۔ قدوس ۔ اسرار ۔ وزیر ۔

اقوال ، محاورے ، ضرب الامثال ، کہاوتیں اور تلمیحات : جو سحری کھائے وہی روزے رکھے سوت کی انٹی اور یوسفؑ کی خریداری ۔ برادران یوسف ۔ بھاگ ان بردہ فروشوں سے کہاں کے بھائی ۔ بیچ ڈالیں گے جو یوسف سا برادر پائیں ۔ دنیا دار المحن ہے ۔ لقد خلقنا الانسان فی کبد ۔ اللہ بس باقی ہوس ۔ اللہ رکھے تو کون چکھے ۔ اللہ کی چوری نہیں تو بندے کی کیا چوری ایک سے ایک اعلیٰ سبحان ربی الاعلیٰ ۔ بگڑی بن جاتی ہے جب فضل خدا ہوتا ہے ۔ تیری آواز مکے اور مدینے ۔ جدھر رب اُدھر سب ۔ رہے نام اللہ کا ۔ سیدھی الحمد بھی پڑھنی نہیں آتی ۔ ظاہر رحمان کا باطن شیطان کا ۔ غریبوں نے روزے رکھے تو دن بڑے ہو گئے ۔ فال زبان یا فال قرآن ۔ مرے تو شہید مارے تو غازی ۔ ملا کی دوڑ مسجد تک ۔ نہ خدا کا دیدار نہ محمد کی شفاعت واللہ اعلم بالصواب ۔ وتر کے آگے سجدہ نہیں ۔ ہر فرعونے را موسیٰ ۔ یار غار ۔ نمازی کا ٹھکا ۔ اللہ یار ہے تو بیڑا پار ہے ۔ اوچھے کا احسان برا ہوتا ہے ۔ ایمان ہے تو سب کچھ ہے ۔ اللہ کا دیا سر پر ۔ اللہ کا نور کبھی نہ ہو دور ۔ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنانا ۔ ایک اینٹ کے لیے مسجد ڈھادی ۔ بڑے میاں تو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ ۔ بسم اللہ ہی بگڑ گئی (غلط ہوئی) بوڑھے طوطے پڑھیں قرآن ۔ چل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو ۔ جو رو نہ جاتا اللہ میاں سے ناتا ۔ جیسی روح ویسے فرشتے ۔ کھانے کو بسم اللہ کمانے کو استغفر اللہ ۔ مر گئے مردود نہ فاتحہ نہ درود ۔ مکے گئے نہ مدینے بیچ ہی میں حاجی ہوئے ۔ مرضی مولیٰ سب سے اولیٰ ۔ نفسا نفسی پڑی ہے ۔ آپ جانیں آپ کا ایمان ۔ آپ کا سر بجائے قرآن کے ہے ۔ آیا رمضان بھاگا شیطان ۔ دور ہی سے سلام ہے ۔ اس گھر کا باوا آدم ہی نرالہ ہے ۔ وہم کی دوا لقمان کے پاس بھی نہیں ۔ اس کی قدرت کے کارخانے ہیں ۔ اللہ بلی ہے ۔ اللہ توکل ۔ اللہ اللہ خیر سلا ۔ اللہ سے لو لگی ہے ۔ اللہ شاہد ہے ۔ اللہ کا نام محمد کا کلمہ ۔ الّذی نہ اَلّلذی ۔ اللہ کو منہ دکھانا ہے ۔ اللہ کی باتیں اللہ ہی جانے ۔ اللہ کی لاٹھی میں آواز نہیں ۔ اللہ نے یہ دن دکھایا ہے ۔ آنتیں قل ھو اللہ پڑھنا ۔ صلوٰتیں سنا ۔ کسی کا کلمہ پڑھنا ۔ اتنی سی

مسلمانی اس میں بھی آنا کانی ۔ اللہ نے ملائی جوڑی ایک اندھا ایک کوڑھی ۔ اللہ دے بندہ لے ۔ جلدی شیطان کا کام ہے ۔ جان نہ پہچان بڑی خالہ سلام ۔ سدا رہے نام اللہ کا ۔ کفر ٹوٹا خدا خدا کرکے ۔ دور سے سلام کرنا ۔ شیطان کی آنت ۔ آمنا و صدقنا ۔ من و عن ۔ حق المقدور ۔ حتی الوسع ۔ عرش پر چڑھنا ۔ لہو لگا کر شہیدوں میں داخل ہونا ۔ لیت و لعل کرنا ۔ حرکت میں برکت ہے ۔ شرع میں کیا شرم ۔ شیطان کا طوفان اللہ نگہبان ۔ ظاہر رحمٰن کا باطن شیطان کا ۔ گئے تھے نماز بخشوانے الٹے روزے گلے پڑ گئے ۔ مفت کی شراب قاضی کو حلال ۔

قرآنی الفاظ جو اُردو زبان میں عام طور پر مستعمل ہیں ۔

اوسط ۔ اُفق ۔ امین ۔ آخرت ۔ اکثر ۔ آیت ۔ اوّل ۔ اولیاء ۔ احد ۔ اُف ۔ الحاد ۔ اجر ۔ امام ۔ اشیا ۔ امر ۔ ائمہ ۔ اجل ۔ اشرار ۔ احسان ۔ ایام ۔ ابرار ۔ اعلیٰ ۔ انسان ۔ اکرم ۔ اکرام ۔ امور ۔ اطہر ۔ اعتبار ۔ انصار ۔ ابلیس ۔ ادنیٰ ۔ اصلاح ۔ اخراج ۔ انتقام ۔ اختلاف ۔ اسراف ۔ امانت ۔ آثار ۔ اوزار ۔ احسن ۔ اولاد ۔ امت ۔ امن ۔ اسلام ۔ ابد ۔ اصنام ۔ اُمی ۔ آبار ۔ اطراف ۔ امثال ۔ اصل ۔ اُمم ۔ ایمان ۔ افواہ ۔ اثر ۔ اعمال ۔ الہٰ ۔ اُولیٰ ۔ آل ۔ ازواج ۔ اسرار ۔ اطوار ۔ اخبار ۔ استغفار ۔ آفاق ۔ آب ۔ اہل ۔ القاب ۔ انس ۔ آخر ۔ اصول ۔ اعلیٰ ۔ اثر ۔ اجر ۔ آدم ۔ ارض ۔ آزر ۔ ابابیل ۔ اسیر ۔ اخفا ۔ اعراب ۔ ابتر ۔ احادیث ۔ احمد ۔ اسباب ۔ الف ۔ آفاق (افاقہ) ۔ اولوالعزم ۔ اثاثہ ۔ افترا ۔ افواج ۔ انصاف ۔ ادبار ۔ اسم ۔ الامان ۔ احاطہ ۔ ارذل ۔ آمین ۔ اتباع ۔

بعض ۔ باطل ۔ بشر ۔ بصیر ۔ بحر ۔ بر ۔ بشیر ۔ بقید ۔ بلد ۔ بہتان ۔ باقی ۔ بعید ۔ بلیغ ۔ بری ۔ برکت ۔ بضاعت   بدو ۔ برق ۔ بظاہر ۔ بلا بطن ۔ برزخ ۔ بشریٰ ۔ بیان ۔ بخل ۔ بلاد ۔ بساط ۔ بعد ۔ بطل ۔ بنی آدم ۔ برہان ۔ بصیر ۔ توفیق ۔ بدن ۔ بقیہ ۔ باب ۔ برج ۔ بصر ۔ برص ۔ بین ۔ بدیع ۔ بدعت ۔ برأت ۔ بقعہ (نور) بالغ ۔ باقیات ۔ بدل ۔

تبدیل ۔ تجارت ۔ تابوت ۔ تسبیح ۔ تہجد ۔ توکل ۔ ترتیل ۔ تفسیر ۔ تقویٰ ۔ تقدیر ۔ تعجب ۔ تلاوت ۔ تمنّیٰ ۔ تذکرہ ۔ تسلیم ۔ تاویل ۔ توبہ ۔ تفصیل ۔ تمّت (بالخیر) تمام تفصیل ۔ توفیق ۔ تفریق ۔ تنویر ۔ تحویل ۔ تحت ۔ تسلیم ۔ ترک ۔ تاخیر ۔ تابع ۔ تارک ۔ تبصرہ ۔ تجلّی ۔ تحریر ۔ تدارک ۔ تذلیل ۔ ترکہ ۔ تفاخر ۔ تکبیر ۔ تمہید ۔ تنفس ۔ تیمّم ۔ تخفیف ۔ تقویم ۔ تفاوت ۔ تمام ۔ تطہیر ۔

ثمر ۔ ثواب ۔ ثاقب ۔ ثبوت ۔ ثالث ۔ ثقیل ۔

جزو ۔ جبار ۔ جسم ۔ جنت ۔ جہنم ۔ جسد ۔ جملہ ۔ جہاد ۔ جیب ۔ جواب ۔ جزا ۔ جن ۔ جلال ۔ جبر ۔ جاری ۔
جمیل ۔ جدید ۔ جامع ۔ جہالت ۔ جہد (جدوجہد) جبل ۔ جاہل ۔ جانب ۔ جامد ۔ جدل ۔ جہالت ۔ جرح ۔
جہل ۔ جاہلیت ۔ جبلت ۔ جلا ۔ جمع ۔ جمیع ۔ جنوب ۔ جنید ۔ جدال ۔ جملہ ۔ جزو ۔ جہر ۔ جوار ۔ جد ۔ جمعہ ۔ جان ۔

حدیث ۔ حلیم ۔ حیات ۔ حق ۔ حرج ۔ حمید ۔ حکم ۔ حیوان ۔ حجاب ۔ حجت ۔ حکمت ۔ حسرت ۔ حساب ۔
حواری ۔ حمید ۔ حدود ۔ حشر ۔ حمل ۔ حفیظ ۔ حکیم ۔ حلیم ۔ حرام ۔ حلال ۔ حبیب ۔ حبلہ ۔ حنیف ۔ حاکم ۔
حجر ۔ حال ۔ حاجت ۔ حسن ۔ حافظ ۔ حزب ۔ حسرت ۔ حمیت ۔ حور ۔ حدید ۔ حرف ۔ حرم ۔ حل ۔ حمد ۔
حاضر ۔ حدیث ۔ حریص ۔ حزن ۔ حسد ۔ حکام ۔ حتیٰ ۔ حج ۔ حامل ۔ حیران ۔ حاسد ۔ حاجت ۔ حبّہ (برابر) ۔

خلیفہ ۔ خصم ۔ خیر ۔ خلد ۔ خروج ۔ خلال ۔ خوف ۔ خبیر ۔ خنّاس ۔ خلق ۔ خالص ۔ خطا ۔ خلیل ۔ خارج ۔
خلعت ۔ خوار ۔ خائن ۔ خبیث ۔ خیرات ۔ خلاف ۔ خیانت ۔ خطاب ۔ خمر ۔ خالق ۔ خسارہ ۔ خفی ۔ خبر ۔
خائف ۔ ختم ۔ خاتم ۔ خلق ۔ خالد ۔ خراج ۔ خفیہ ۔ خفیف ۔ خلا ۔ خلیفہ ۔ خمس ۔ خیام ۔ خنزیر ۔

درجہ ۔ دیار ۔ دعا ۔ درجات ۔ دفع ۔ دین ۔ دائرہ ۔ دعویٰ ۔ داخل ۔ دنیا ۔ دعوت ۔ داعی ۔
دون ۔ دلیل ۔ دافع ۔ دائم ۔ دخل ۔ درک ۔ دَین ۔ دیت دار ۔ درد ۔ دہر ۔

ذریّہ ۔ ذکر ۔ ذائقہ ۔ ذاکر ۔ ذلّت ۔ ذمہ ۔ ذات ۔ ذبح ۔ ذرّیات ۔ ذریت ۔ ذرہ ۔

رحمت ۔ ربّ ۔ رزق ۔ روح ۔ رسول ۔ رعب ۔ رحمان ۔ روضہ ۔ رقیب ۔ رسالت ۔ رزاق ۔
رہبانیت ۔ رازق ۔ راسخ ۔ رطب (ویابس) رحم ۔ رفیق ۔ رحیم ۔ رُشد ۔ رشید ۔ ریح ۔ رعد ۔ رؤف ۔
ربا ۔ رکن ۔ رعایت ۔ رصد ۔ راعب ۔ رضاعت ۔ رفیع ۔ رمز ۔ ریا ۔

زینت ۔ زکوٰۃ ۔ زلزلہ ۔ زوجین ۔ زیادہ ۔ زلف ۔ زاہد ۔ زعیم ۔ زوال ۔ زوج ۔

سلطان ۔ سُنت ۔ سفر ۔ سفید ۔ سحر ۔ سرمد ۔ سزا ۔ سائل ۔ سرور ۔ سموم ۔ سلسلہ ۔ سمیع ۔ سبحان ۔
سلف ۔ سوال ۔ سلام ۔ سابق ۔ ساعت ۔ ساحر ۔ سبق ۔ سعید ۔ سیّد ۔ سنبل ۔ سبب ۔ سد (باب) ۔
سدرۃ ۔ سریع ۔ سلیم ۔ سن ۔ سل ۔ سبیل ۔ ساجد ۔ ساحل ۔ سکینہ ۔ سجدہ ۔ سراج ۔ سحاب ۔ سیرت ۔

شر ۔ شریعت ۔ شدید ۔ شفاعت ۔ شہید ۔ شیطان ۔ شفا ۔ شریک ۔ شاعر ۔ شعراء ۔ شاہد ۔
شہادت ۔ شہاب ۔ شہوت ۔ شک ۔ شیع ۔ شکر ۔ شرک ۔ شغل ۔ شکل ۔ شراب ۔ شرکا ۔ شاکر ۔ شکور ۔ شفیق ۔

شمال ۔ شبہ ۔ شفیع ۔ شئ ۔ شیخ ۔ شجر ۔ شوکت ۔ شفق ۔ شغف ۔ شمائل ۔ شعر ۔ شان ۔ شرح ۔ شعائر ۔ شق ۔ شمس ۔ شوریٰ ۔ شہدا ۔ شیعہ ۔ شراب ۔ شہر ۔

صالحین ۔ صغیر ۔ صبر ۔ صور ۔ صلوٰۃ ۔ صالح ۔ صف ۔ صمد ۔ صادق ۔ صبغت ۔ صدقہ ۔ صبح ۔ صحف ۔ صرف ۔ صدق ۔ صفح ۔ صاحب ۔ صلح ۔ صدر ۔ صدف ۔ صدری ۔ صدیق ۔ صرصر (باد) صلاۃ ۔ صوت ۔ صورت ۔ صوم ۔ صیام ۔ صابر ۔

ضعیف ۔ ضر ۔ ضعف ۔ ضد ۔ ضیا ۔ ضلالت ۔ ضرر ۔

طرف ۔ طائفہ ۔ طالب ۔ طوفان ۔ طمع ۔ طلاق ۔ طاقت ۔ طعام ۔ طارق ۔ طاغوت ۔ طیّب ۔ طیبہ ۔ طبع ۔ طائر ۔ طور ۔ طبق ۔ طوبیٰ ۔ طاعت ۔ طاقت ۔ طریقہ ۔ طعنہ ۔ طفل ۔ طلب ۔ طلوع ۔ طول ۔ طویل ۔

ظالم ۔ ظلمت ۔ ظلمات ۔ ظاہر ۔ ظہیر ۔ ظن ۔ ظلم ۔ ظہر ۔

عدل ۔ عطا ۔ علم ۔ عرش ۔ عدو ۔ عظیم ۔ عصا ۔ عمل ۔ عزت ۔ عزم ۔ عالم ۔ عیب ۔ عذر ۔ عبرت ۔ عبارت ۔ عاصفہ ۔ عمیق ۔ عدت ۔ عالیہ ۔ عزیز ۔ علیم ۔ عمر ۔ عال ۔ عذاب ۔ عید ۔ عاقبت ۔ عفو ۔ عداوت ۔ عقد ۔ عالمین ۔ عجب ۔ عدد ۔ عہد ۔ عرض ۔ عجیب ۔ عقبیٰ ۔ عنبر ۔ عجم ۔ عرب ۔ عفریت ۔ عرض ۔ عقب ۔ عصیان ۔ عصر ۔ عقدہ ۔ عابد ۔ عاصم ۔ عبداللہ ۔ عقیق ۔ عجز ۔ عرف ۔ عریض ۔ عسرت ۔ عشا ۔ عظیم ۔ عقب ۔ عشر ۔ عبث ۔ عاقل ۔

غلیظ ۔ غنی ۔ غفور ۔ غیر ۔ غلام ۔ غفلت ۔ غائب ۔ غرق ۔ غیب ۔ غفار ۔ غافل ۔ غرور ۔ غالب ۔ غیظ ۔ غضب ۔ غم ۔ غلمان ۔ غار ۔ غرب ۔ غروب ۔ غزل ۔ غصّہ ۔ غواص ۔ غول ۔ غیر ۔ غلو ۔ غصب ۔

فاسق ۔ فاجر ۔ فضل ۔ فرش ۔ فساد ۔ فقیر ۔ فاحشہ ۔ فرض ۔ فجر ۔ فریقین ۔ فرد ۔ فریق ۔ فقرا ۔ فلاں ۔ فتح ۔ فوج ۔ فانی ۔

فوج ۔ فانی ۔ فدیہ ۔ فضل ۔ فاضل ۔ فحش ۔ فریضہ ۔ فرقہ ۔ فتنہ ۔ فرقان ۔ فوق ۔ فراق ۔ فواکہ ۔ فائز ۔ فرار ۔ فدا ۔ فوت ۔ فلک ۔ فردوس ۔ فرق ۔ فطور ۔ فاتح ۔ فرح ۔ فرعون ۔ فسق ۔ فصل ۔ فی ۔ فطرت ۔ فعال ۔ فقر ۔ فطرہ ۔ فاتحہ ۔ فجور ۔

قیوم ۔ قوس ۔ قیام ۔ قنوط ۔ قیمت ۔ قبول ۔ قسمت ۔ قلیل ۔ قضا ۔ قصور ۔ قصر ۔ قصد ۔ قرینہ ۔

قربت۔ قلب۔ قواعد۔ قرض۔ قلم۔ قبر۔ قضٰی۔ قدر۔ قرآن۔ قادر۔ قوم۔ قول۔ قرید۔ قانع۔ قوت۔
قرار۔ قبیلہ۔ قریب۔ قسم۔ قمر۔ قہار۔ قیامت۔ قصاص۔ قدیر۔ قریب۔ قدم۔ قرطاس۔ قوی۔
قاصد۔ قرون۔ قصص۔ قمیص۔ قائم۔ قطع۔ قائل۔ قالین۔ قتل۔ قتال۔ قرین۔ قبائل۔ قویٰ۔ قبلہ۔
قارون۔ قاعدہ۔ قاہر۔ قائمہ۔ قصبہ۔ قبل۔ قبول۔ قدُس۔ قدوس۔ قربان۔ قرن۔ قاضی۔ قدیم۔ قفل۔
کثیر۔ کبیر۔ کتاب۔ کفر۔ کافور۔ کوثر۔ کلمہ۔ کاہن۔ کاذب۔ کرب۔ کامل۔ کلمات۔ کلام۔ کبریا۔
کریم۔ کید۔ کفیل۔ کشف۔ کذب۔ کرسی۔ کافر۔ کبریٰ۔ کبیرہ۔ کثرت۔ کذاب۔ کفار۔ کُل۔ کواکب۔ کونین۔
کاشف۔ کاتب۔ کساد (بازاری) کفران (نعمت)۔

لاریب۔ لعنت۔ لطیف۔ لوح۔ لباس۔ لسان۔ لغو۔ لحن۔ لولو۔ لمس۔ لیلہ۔ لحم۔
لہو ولعب۔ لقمان۔ لمحہ۔ لوط۔ لیل۔ لذت۔

مقرب۔ مذموم۔ مکین۔ مدت۔ مال۔ متاع۔ مالک۔ ملک۔ مومن۔ مساکین۔ مظلوم۔ مقام۔
مثل۔ ملائکہ۔ ملک۔ مجرم۔ موت۔ مولیٰ۔ مکان۔ معلومات۔ مرض۔ مطلوب۔ مبرا۔ مجنون۔ منکر۔
مسکین۔ مریض۔ مخلص۔ مرسلین۔ محروم۔ مصلےٰ۔ مشرق۔ مغرب۔ مغفرت۔ مزاج۔ محسن۔ مقدس۔
مرقوم۔ مقرب۔ مجید۔ محیط۔ محفوظ۔ مطمئن۔ معذرت۔ متین۔ مرجان۔ میثاق۔ مصور۔ متکبر۔ معروف۔
مبشر۔ مشکور۔ مبین۔ منیر۔ مجیب۔ منصور۔ میت۔ مفسد۔ مصلح۔ مسجد۔ معدود۔ مکر۔ مصیر۔ منادی۔
موج۔ مبارک۔ مثلّث۔ موزوں۔ مخمصہ۔ مفصل۔ ممد۔ معاون۔ مشتبہ۔ متشابہ۔ مہلک۔ مؤذن۔
مولانا۔ مقیم۔ منافق۔ مبلغ۔ منتظر۔ منزل۔ مبصر۔ مقامی۔ مہاجر۔ مصروف۔ منیب۔ مختلف۔ معدودہ۔
متفرق۔ مقدار۔ محال۔ میعاد۔ محرم۔ معلوم۔ مدد۔ منشور۔ مذموم۔ مستور۔ میزان۔ ملعون۔ مرشد۔
مقتدر۔ مطلع۔ موالی۔ مسئول۔ مستقر۔ معزول۔ منطق۔ مضطر۔ معیشت۔ معروف۔ مشل۔ مہد۔ مزید۔
مغلوب۔ میراث۔ مصیبت۔ مقدر۔ موعود۔ موقوف۔ ماویٰ۔ ماکول (لات) متوفّٰی۔ مثقال۔
مجالس۔ مجاہد۔ مجمع۔ مجموع۔ محراب۔ مجوس۔ محلہ۔ محمود۔ محمدؐ۔ مدثر۔ مذکر۔ مرحبا۔ مردود۔ مریم۔
مزمل۔ مستقبل۔ مستقیم۔ مسحور۔ مسطور۔ مسلم۔ مستوں۔ مشرک۔ مصر۔ مصباح۔ مصطفٰےؐ۔ مطہر۔ معاش۔
معلم۔ معمر۔ مفتون۔ مُصر۔ مقسوم۔ مقطوع۔ مکتوب۔ مکرم۔ ملجا۔ ملکوت۔ ممنوعہ۔ منافع۔ مناسک۔
منع۔ مواقع۔ مہزوم۔ مودۃ۔ مسرور۔ مرسلین۔ مس۔ مکروہ۔ مشفق۔ محبت۔ ممنون۔ مذکور۔ مبعوث۔

موضوع ۔معصیت ۔مسخر ۔مسرف ۔

نعمت ۔نبوت ۔نصیب ۔نبی ۔نہر ۔نفس ۔نقب ۔نذر ۔نفع ۔نسب ۔نور ۔نکاح ۔نخل ۔ نذیر ۔نشاط ۔نعیم ۔ناصر ۔نجات ۔نجم ۔نار ۔نطفہ ۔نکیر (منکر) نصیر ۔نصر ۔ناصح ۔نجس ۔نادم ۔ نجوم ۔نفیس ۔نزع ۔نصاریٰ ۔نفاق ۔ندامت ۔نسخ ۔نفل ۔نظر ۔ندا ۔نشاۃ (ثانیہ) ۔نسل ۔نوح ۔نفر ۔ نفقہ ۔نقص ۔نصف ۔نقیب ۔ناقہ ۔

وصیت ۔ وعدہ ۔ والدین ۔ وسیلہ ۔ وکیل ۔ ولی ۔ واحد ۔ وفد ۔ وزیر ۔ واعظ ۔ وادی ۔ وارث ۔ وبال ۔ وقار ۔ وسواس ۔ وزن ۔ وہاب ۔ وعظ ۔ وافع ۔ ورق ۔ وقت ۔ ولائت ۔ وعید ۔ وحی ۔ واقعہ ۔ وجیہہ ۔ وفاق ۔ وسط ۔ وضع ۔ واسح ۔ والد ۔ وجود ۔ وحدہ ۔ وحوش ۔ وحید ۔ ودود ۔ وسعت ۔ وسوسہ ۔ وصف ۔ وقار ۔ وارد ۔

ہدیٰ ۔ ہدیہ ۔ ہوا ۔ ہادی ۔ ہیہات ۔ ہارون ۔ ہاروت ۔ ہامان ۔ ہزل ۔ ہود ۔ ہُدہُد ۔ تیمم ۔ یوم ۔ یاقوت ۔ یتمیٰ ۔ یہود ۔ یقین ۔ یاجوج ۔ یوسفؑ ۔ یثرب ۔ یقیناً ۔

قرآن مجید نے اُردو زبان پر جو اثرات مرتب کیے ہیں یہ اس کا مختصر سا جائزہ ہے اور یہ جائزہ بھی زبان کی ساخت پر اثرات اور الفاظ اور محاورات کے ذخیرے میں اضافوں کی نشاندہی تک محدود ہے ۔ اہل علم اور تحقیق کرنے والوں نے اس سلسلے میں بہت سا کام کیا ہے اور ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے ۔ اُردو ان خوش نصیب زبانوں میں ہے جس کی ساخت اور پرداخت میں عربی اور فارسی کا حصّہ بہت نمایاں ہے ۔ لہٰذا یہ کہنا بھی درست ہوگا کہ اس زبان کی تشکیل میں قرآن مجید کے الفاظ اور تراکیب کا ہی نہیں بلکہ اس ذہنی اور فکری فضا کا بھی بڑا دخل ہے جو اللہ کے اس کلام کے وسیلے سے عالم انسانیت کو عطا ہوئی ہے ۔ قیامِ پاکستان کے ساتھ اُردو زبان بھی اپنی وسعت اور علمی اور فکری ارتقاء کے نئے دور میں داخل ہوئی ہے اور قرآن حکیم کے الفاظ کی وسعتوں اور مفاہیم کی گہرائیوں کی روشنی میں اس زبان کا یہ سفر اُسے اظہار اور تاثیر کی نئی بلندیوں تک پہنچا سکتا ہے ۔

ماخذ

اس مضمون کی تیاری میں قرآن مجید کے علاوہ درج ذیل کتب و مقالات کو بطور ماخذ استعمال کیا گیا ہے۔

۱۔ اردو میں قرآنی داستانیں۔	ڈاکٹر حسن محمد خان
۲۔ لغات القرآن۔	مولانا عبدالرشید نعمانی
۳۔ ثقافتی اُردو۔	ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان
۴۔ اقبال اور قرآن۔	ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان
۵۔ مذہب اور اردو شاعری۔	ڈاکٹر اعجاز حسین
۶۔ اُردو میں عربی الفاظ کا تلفظ۔	قیوم ملک
۷۔ اُردو میں قرآنی تلمیحات۔	رفعت سلطانہ
۸۔ اُردو شاعری پر قرآن و حدیث کے اثرات۔	شاکر علیمی
۹۔ ڈکشنری مضامین القرآن۔	شوکت علی فہمی
۱۰۔ دینی لغات۔	ریاض الحسینی
۱۱۔ املا و رموز اوقاف۔	مرتبہ۔ اعجاز راہی
۱۲۔ اردو ڈائجسٹ قرآن نمبر۔	الطاف حسن قریشی